جانور کے کان میں سوراخ ہوں، تو قربانی کا حکم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Book-171

تاریخ اجراء: 08ذوالحجۃ الحرام1436ھ/23ستمبر2015ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل منڈی میں جانور خریدنے جائیں، تو اکثر بیوپاریوں نے اپنے جانوروں کو مخصوص نشانیاں لگائی ہوتی ہیں، میں نے رات کو منڈی سے بیل خریدا، لیکن جب صبح دیکھا، تو اس جانور کے ایک کان میں تین چھوٹے چھوٹے سوراخ تھے۔ میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ میرے لیے اس جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

مستحب یہ ہے کہ جانور کے کان، آنکھ، ناک، ہاتھ، پاؤں وغیرہ بالکل صحیح اور عیب سے سلامت ہوں، اگر تھوڑا سا عیب ہو، تو قربانی مکروہ، اگر زیادہ ہو، تو ناجائز اور پوچھی گئی صورت میں جس بیل کے کان میں تین سوراخ ہیں، اگر وہ مل کر تہائی کان کی مقدار یا اس سے کم ہیں اور کوئی دوسرا مانعِ قربانی عیب بھی نہیں، تو ایسے جانور کی قربانی جائز تو ہے، مگر مکروہ و خلاف اولیٰ ہے۔

جامع صغیر میں ہے:"وان قطع من الذنب او الاذن او الالیۃ الثلث او اقل اجزاہ وان کان اکثر لم یجز"

ترجمہ: اگر جانور کی دم یا کان یا چکی کا ایک تہائی یا اس سے کم حصہ کٹا ہوا ہو، تو اس کی قربانی جائز ہے اور اگر ایک تہائی سے زیادہ حصہ کٹا ہو، تو اُس جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔(الجامع الصغیر، کتاب الذبائح، ص473، مطبوعہ عالم الکتب، بیروت)

فتاوٰی ہندیہ میں ہے:"تجزی الشرقاء وھی مشقوقۃ الاذن طولا، والمقابلۃ ان یقطع من مقدم اذنہا شیء ولا یبان بل یترک معلقا، والمدابرۃ ان یفعل ذلک بمؤخر الاذن من الشاۃ، وماروی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نھی ان یضحی بالشرقاء والمقابلۃ والمدابرۃ والخرقاء فالنھی فی

الشرقاء والمقابلة والمدابرة محمول علی الندب وفی الخرقاء علی الکثیر علی اختلاف الاقاویل فی حدالکثیر، کذافی البدائع ''ترجمہ: شرقاء کی قربانی جائز ہے اور یہ ایسی بکری ہے جس کے کان لمبائی میں چرے ہوئے ہوں اور مقابلہ (کی قربانی بھی جائز ہے اور یہ) ایسی بکری ہے جس کے کان کا اگلا حصہ کچھ کٹا ہو، لیکن جدا نہ ہو، بلکہ لٹکا ہوا ہو اور مدابرہ (کی قربانی بھی جائز ہے اور یہ) ایسی بکری ہے جس کے کان کا پچھلا حصہ اسی طرح کٹا ہو اور جو حدیث مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شرقاء، مقابلہ، مدابرہ اور خرقاء کی قربانی سے منع فرمایا ہے، تو شرقاء، مقابلہ اور مدابرہ میں یہ نہی استحباب پہ محمول ہے اور خرقاء میں کان زیادہ کٹے ہونے پر محمول ہے اور زیادتی کی حد میں اقوال مختلف ہیں۔ ایسے ہی بدائع الصنائع میں ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد5، ص76، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال ہوا کہ ایک گائے کا کان چرا ہوا ہے جیسے گاؤں کے لوگ بچپن میں کان چیر دیتے ہیں کہ طول یا عرض میں شق ہو جاتا ہے، مگر وہ ٹکڑا کان ہی میں لگا رہتا ہے، جدا نہیں ہوتا۔ ایسی گائے کی قربانی شرعا جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: ''بلا شبہہ جائز ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں بالکل سلامت ہوں۔'' (فتاوی رضویہ، ج20، ص458، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ''اور جس کے کان یا دم یا چکی کٹے ہوں، یعنی وہ عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہو، ان سب کی قربانی ناجائز ہے اور اگر کان یا دم یا چکی تہائی یا اس سے کم کٹی ہو، تو جائز ہے۔'' (بہار شریعت ج3، ص341، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net